دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۹۱۰
مورخہ ۱۶/۰۶/۱۴۴۲ھ
جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن نارتھ کراچی

Date

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مفتی صاحب انتہائی ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرا کاروبار ہے، نائی کا سامان اور بیوٹی پارلر کا تمام سامان بیچنا میرے پاس 300 سے زائد آئٹم موجود ہیں، جن میں سے چند کے بارے میں مجھے شک تھا کہ یہ ناجائز ہیں تو مجھے ایک عالم نے گنجائش کا فتویٰ دیا اس بنیاد پر کہ ان چیزوں کا حلال استعمال بھی ہے مثلاً Shaving Foam, Shaving brush, after shaving زیادہ تر یہ چیزیں نائی داڑھی کاٹنے میں استعمال کرتا ہے بعض اوقات خط بنوانے پر بھی لگاتا ہے میرے لیے اس بارے میں کیا حکم ہے

خاص بات یہ کہ میرا 90% فیصد کسٹمر نائی ہے اور اگر میں یہ آئٹم نکالوں تو میرے کام پر بہت اثر انداز ہوگا کیونکہ جو ایک آئٹم لینے دوسری جگہ جائے گا وہ باقی چیزیں بھی ہم سے نہیں لے گا یا کم لے گا، وضاحت فرمائیں عین نوازش ہوگی

مستفتی عمران شیخ

03102917380

Scanned with CamScanner

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۹۱۰
مورخہ ۱۲/۰۶/۱۶ھ
جامعہ انوار القرآن، آدم ٹاؤن نارتھ کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ جن اشیا کا استعمال صرف ناجائز امور میں ہوتا ہے، ان کا فروخت کرنا درست نہیں۔ اور وہ اشیا جن کو جائز اور ناجائز کاموں میں استعمال کرنا ممکن ہو، ان میں تفصیل یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ خریدار یہ چیز گناہ کے کام میں استعمال کرے گا تو اس کو ایسی چیز بیچنا مکروہ ہے، پھر اگر وہ بغیر کسی تغیر و تصرف کے گناہ میں استعمال ہوتی ہو تو اس کو فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر تغیر و تصرف کے بعد گناہ میں استعمال ہوتی ہو تو فروخت کرنا مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر فروخت کرنے والے کو معلوم نہ ہو کہ یہ خریدار اس چیز کو گناہ میں استعمال کرے گا تو اس کو فروخت کرنا بلا کراہت درست ہے۔

کما فی قولہ تعالیٰ:

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب

(المائدۃ: ۲)

وفی التنویر مع الدر:

(ویکرہ) تحریما (بیع السلاح من أھل الفتنۃ إن علم) لأنہ اعانۃ علی المعصیۃ... قلت: وأفاد کلامھم أن ما قامت المعصیۃ بعینہ یکرہ بیعہ تحریما وإلا فتنزیھا نھر

وفی الرد:

(قولہ لأنہ إعانۃ علی المعصیۃ) لأنہ یقاتل بعینہ: بخلاف ما لا یقاتل بہ إلا بصنعۃ تحدث فیہ کالحدید ونظیرہ کراھۃ بیع المعازف لأن المعصیۃ تقام بھا عینھا... وکذا الیکرہ بیع الجاریۃ المغنیۃ والکبش النطوح و...

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۹۱۰
مورخہ ۱۴۴۲/۰۶/۱۶ھ
جامعہ انوار القرآن، آدم ٹاؤن نارتھ

الديك القاتل والحمامة الطيارة لأنه ليس عينها
منكرا وانما المنكر في استعمالها المحظور اه: قلت
لكن هذه الاشياء وقام المعصية بعينها لكن
ليست هي المقصود الاصلي منها، فان عين الجارية
للخدمة مثلا والغناء عارض فلم تكن عين المنكر
بخلاف السلاح فان المقصود الأصلي منه
هو المحاربة به فكان عينه منكرا، اذ بيع
لأهل الفتنة، فصار المراد بما تقام المعصية به
ما كان عينه منكرا بلا عمل صنعة فيه، فخرج
نحو الجارية المغنية لأنها ليست عين المنكر
(رد المحتار، كتاب الجهاد: ۴/۲۶۸، ط. سعيد)

وفي الكنز:

وجاز بيع العصير من خمار

وفي البحر الرائق:

(وجاز بيع العصير من خمار) لأن المعصية
لا تقوم بعينه بل بعد تغيره بخلاف بيع
السلاح من أهل الفتنة لأن المعصية تقوم
بعينه فيكون إعانة لهم وتسببا وقد نهينا
عن التعاون على العدوان والمعصية، و
لأن العصير يصلح للأشياء كلها جائزة شرعا
فيكون الفساد الى اختياره
(البحر الرائق، كتاب الكراهية: ۸/۳۷۱، ط. رشيديه)

وفيه ايضا:

ولا يكره بيع ما يتخذ منه المزامير وهو القصب
والخشب وكذا بيع الحمر باطل ولا يبطل بيع

مایتخذ منه وهوالعنب

(البحرالرائق، کتاب السیر: ۵/۱۰۲، ط. رشیدیہ)

وفی الدر المنتقی:

(ویجوز بیع الحصیر) ای من ذمی فلومن مسلم کرہ

بالاتفاق لانہ اعانۃ علی المعصیۃ وسفادہ انہ

لولم یعلم ذلک لم یکرہ بلاخلاف

(مجمع الانھر، کتاب الکراھیۃ: ۲/۵۲۱، ط. رشیدیہ)

وفی جواھرالفقہ:

وان لم یکن محرکاً وداعیا بل موصلا محضا

وھوبعد ذلک سبب قریب لایحتاج فی

اقامۃ المعصیۃ بہ الی احداث صنعۃ من

الفاعل کبیع السلاح من اھل الفتنۃ و

بیع العصیر ممن یتخذ خمرا... فکلہ مکروہ

تحریما بشرط ان یعلم بہ البائع والآجر من

دون تصریح بہ باللسان، فانہ ان لم یعلم

کان معذورا

(جواھرالفقہ، تفصیل الکلام فی مسئلۃ الاعانۃ

علی الحرام: ۲/۱۵۳، ط. دارالعلوم کراچی)

وفی شرح الحموی علی الاشباہ والنظائر:

القاعدۃ التاسعۃ عشر: إذا اجتمع المباشر والمتسبب أضیف

الحکم الی المباشر

(شرح الحموی علی الاشباہ والنظائر: ۱/۳۵۹، ط. عطیہ)

الجواب صحیح

محمد نصر اللہ الحامد کوکا

دارالافتاء جامعۃ ابوالفرقان
۱۶-۷-۲۰۲۲
مفتی
آدم ٹاؤن 11-C/1 نارتھ کراچی

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ عبدالرحمن

دارالافتاء جامعۃ ابوالفرقان آدم ٹاؤن نارتھ کراچی

1-6-1444ھ

Scanned with CamScanner